یہ کام کر جائیں تو عاقبت میں ان کیلئے صدقہ جاریہ ثابت ہوگا اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی طرح محسن و ہمدرد ملک وملت کا تاج ان کے سر پر سجایا جائے گا۔ اسلام پانی کے استعمال میں اسراف کو اس حد تک روکتا ہے کہ اعضائے وضو کو چوتھی بار دھونے پر مواخذہ کرتا ہے۔ یہ اسراف وہی مترفین کرتے ہیں جو اپنی گاڑیوں پر اور اپنے فارم ہاؤسز میں پانی کا اسراف کرتے ہیں جن کے پاس ناجائز دولت کی کثرت ہے۔

## انتخابات

ہمارا ان انتخابات سے اتنا ہی تعلق ہے کہ ہمیں اپنی شہری ذمہ داری پوری کرنے کیلئے ووٹ ڈالنا ہے اور بس...... ہماری یہ سوچی سمجھی رائے ہے کہ ہمیشہ کی طرح، جانے والی حکومت سے آنے والی حکومت بدتر ہو گی۔ اگر پہلی حکومتیں بُری تھیں تو آنے والی حکومت بدترین ہوگی کیونکہ سابقہ حکومتوں کے گزرے انڈے اور بدنام زمانہ لوٹے، اس میں بھرتی کر لیے گئے ہیں۔

شاہ محمود قریشی اگر حلفاً کہہ دیں میں خود نہیں آیا لایا گیا ہوں کا مصداق نہیں ہوں تو ہم مان جائیں گے کہ حلف اور خصوصاً ایک بڑے سیاسی گدی نشیں اور پیر کا یقیناً قابل تسلیم ہے۔ یہ انتخاب ہونے نہیں جارہا بلکہ ان کے پیچھے کی ڈرائیونگ فورس انہیں پہلے سے متعین سمت میں دھکیل رہی ہے۔

کچھ تو کہیے کہ لوگ کہتے ہیں
آج غالب غزل سرا نہ ہوا

ڈاکٹر علامہ شیخ الاسلام مولانا طاہر القادری کا آنے والے ہنگامہ پرور انتخابات کا بائیکاٹ کرنا اور منقار زیر پر ہونا ہمارے نزدیک ایک ناقابل فہم سرِ نہانی اور پراسرار کہانی ہے۔ انتخابات کا مقاطعہ تو کچھ کچھ سمجھ آتا ہے کہ اپنی سابقہ ناکامی سے سبق سیکھ گئے ہیں۔ الیکشن میں حصہ لے کر اپنی قدرِ ایاز کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑنا نہیں چاہتے۔ ہم ان کے فیصلہ کی داد دیتے ہیں۔ لیکن عبوری دورِ حکومت میں اپنے شہدائے ماڈل ٹاؤن کا کیس بھی بھول گئے ہیں۔ وہ دھرنا دیں اور اس وقت تک نہ اٹھیں، جب تک کیس کا فیصلہ نہ ہو جائے۔ مگر وہ دھرنا نہ دیں گے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ پہلی گولی ان کے فدائین نے چلائی تھی۔ جسٹس نجفی کی رپورٹ پبلک ہو چکی ہے۔ اس سے ان کے ہاتھ کچھ نہیں آیا۔ وہ جانتے ہیں کہ اگر فیصلہ واقعی ہو گیا تو وہ جسٹس شفیع کے کمیشن کی رپورٹ سے مختلف نہ ہوگا۔ ریاست، الحمدللہ قائم دائم ہے اور تا قیامت باقی رہے گی۔ وہ دھرنا دے گئے۔ چلے گئے۔ پھر آئے، پھر اپنے وطن مالوف کو لوٹ گئے۔ یہ ان کی سیاست تھی۔ ریاست کی خدمت کیلئے اقتدار میں